ڈائیلاگ / مکالمہ کیلئے قومی کانفرنس کی ضرورت اور حکومت سے درخواست

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

اکتوبر ۲۰۰۶ء کے اواخر میں پاکستان کے دوروزہ سرکاری دورہ پر آئے ہوئے برطانیہ عظمیٰ کے ولی عہد شہزادہ چارلس نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ صدر پاکستان پرویز مشرف اور وزیر اعظم جناب شوکت عزیز صاحب سے ملاقات کی، ملاقات کے دوران فریقین نے دیگر امور کے علاوہ اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ دنیا کے مختلف مذاہب اور اقوام کے درمیان ڈائیلاگ ہونا چاہیئے۔ اس کے ڈیڑھ ہفتہ کے بعد برطانیہ ہی کے وزیر اعظم مسٹر ٹونی بلیئر بھی پاکستان کے سرکاری دورے پر آئے، اس دورے میں وہ پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز سے ملے، مسٹر ٹونی بلیئر نے دورہ پاکستان کے دوران مختلف تقریبات میں اظہار خیال کرتے ہوئے اسلام کو ایک اعتدال پسند مذہب قرار دیا عیسائیت اور اسلام اور دوسرے بڑے بڑے مذاہب کے درمیان ڈائیلاگ کی ضرورت پر زور دیا۔

امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش نے مسلم ممالک کے سفیروں اور مسلم کمیونٹی کی نمائندہ شخصیات کے اعزاز میں حسب روایات 1427/2006ھ میں رمضان کے مقدس ماہ میں افطار ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ''وقت آ گیا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے سے مکالمہ کریں اور مشترکہ اقدار جیسے خدا پر یقین، اپنے خاندان سے محبت اور اعتدال پسندی اور ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرنے کے رویوں کو فروغ دیں'' انہی دنوں پاپائے روم پاپ بینی ڈکٹ نے ویٹی کن میں مسلم نمائندوں کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں یہودیوں اور عیسائیوں کے مذاہب کے درمیان غلط فہمیاں اور منافرت پھیلانے والوں کا محاسبہ کرنا چاہیئے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا اور یک دوسرے کا سنجیدگی سے جائزہ لینا ہوگا''۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل مسٹر کوفی عنان نے حال ہی میں مختلف ممالک کی نمائندہ شخصیات سے ملاقات کے موقع پر 2006 October بین المذاہب مکالمہ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ''اسلام تحمل رواداری، بقائے باہمی جیو اور جینے دو کے اصول کی تعلیم دیتا ہے''

چیف ایڈیٹر

پاکستان کے ممتاز دانشور محمود شام کے ایک مضمون کے مندرجات سے پتہ چلا کہ امریکہ میں حضرت ابراہیمؑ کو مرکز بنا کر مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو مذاکرات اور تبادلہ خیال کے ذریعہ ایک دوسرے سے قریب لانے کی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ ملائشیا کے ممتاز مسلم اسکالر ماہر تعلیم ڈاکٹر چندرا مظفر نے کچھ عرصہ پہلے اسلام آباد میں ''بین المذاہب ہم آہنگی اور ڈائیلاگ اور مسلمانوں کا ردعمل'' کے موضوع پر منعقدہ ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے تمام مذاہب کے درمیان مکالمہ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا ''دنیا کے تمام مذاہب انسانیت کا درس دیتے ہیں، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان باہمی محبت اخوت اور بھائی چارہ کو فروغ دیا جائے''، اس مقصد کے لئے لوگوں کے درمیان ڈائیلاگ (باہمی مذاکرات و تبادلہ خیال) وقت کی اہم ضرورت ہے، دین کا تصور معاشرہ کی بہتری کی راہ ہموار کرتا ہے۔ مذہب دراصل کلچر ورائٹی کا مظہر ہیں، عیسائی یہودی، ہندو، پارسی غرض کہ ہر مکتبہ فکر کا اپنا اپنا کلچر ہے جو معاشرہ میں رنگینی کا پرتو ہے، قرآن پاک میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان ہم آہنگی پر زور دیا گیا ہے۔'' 2006 کے کرسمس ڈے کی مناسبت سے ایوان صدر میں عیسائی مذہب کی منتخب نمایاں شخصیات سے خطاب کرتے ہوئے صدر مشرف نے مختلف مذاہب اور نظریہ رکھنے والے لوگوں میں امن و آشتی کے قیام کے لئے ڈائیلاگ بین المذاہب کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا ہے۔ اس سے قبل بھی امریکی یہودیوں کی ایک تبلیغی ٹیم کی دعوت پر صدر پرویز مشرف نے امریکہ میں بین المذاہب ڈائیلاگ کے موضوع پر خطاب میں بین المذاہب خاص طور پر مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین ضرورت پر زور دیا ہے۔ پاکستان کے مشہور و معروف دانشور، کالم نویس حامد میر نے امریکہ میں ایک سیمینار میں شرکت کی جہاں انہوں نے ڈائیلاگ بین المذاہب پر منعقدہ کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی کی، وہاں انہوں نے اسلام پر اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دیا۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور الطاف حسین نے بھی اس سال کرسمس کے موقع پر عیسائیوں کو کرسمس کی مبارک باد کا پیغام دیتے ہوئے عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین ڈائیلاگ کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ پرنٹ

اورالیکٹرانک میڈیا کے توسط سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ، برطانیہ، روس جرمن، فرانس جاپان اورانڈیا سمیت دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے علمی حلقوں میں آجکل ''مذاہب اوراقوام کے درمیان ڈائیلاگ'' مذاکرات اور باہمی گفت وشنید کی ضرورت کا تذکرہ زورشور سے ہورہا ہےاور اس موضوع پر مختلف سطحوں پر مذاکرات اور کانفرنس میں شریک دانشوروں اوراہل علم کے درمیان اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ ''مذاہب، اقوام اورمختلف تہذیبوں کو آپس میں لڑنے جھگڑنے کے بجائے ایک دوسرے کو برداشت کرنے اورایک دوسرے کو سننے سمجھنے اور باہم مل جل کر زندگی گزارنے کیلئے راہیں ہموار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (جنگ کراچی ۱۶ جنوری ۲۰۰۷ء)

یہ مکالمہ کیسے کیا جائے؟ کون کرے گا؟ کن پہلوؤں پر مکالمہ ممکن ہے؟ مکالمہ کے کیا فوائد ہیں؟ ان سوالوں کے تفصیلی جوابات دینے کیلئے ایک کتاب بعنوان

مکالمہ واتحاد بین المذاہب کی مذہبی بنیادیں
امکانات فوائد، تجاویز

سیرت طیبہؐ، اسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کے تناظر میں
لکھی اور شائع کی ہے جس کا انگریزی مفہوم کچھ اس طرح ہے

Dialog on basic foundations of Intemational Religions
Possibilities, Benefits and Suggestions under the scope
of Seerat-un-Nabi (Peace be upon him) and
Seerat-ul-Ambia (Alehessalam)

اس کاوش کا بنیادی مقصد مندرجہ بالا بازگشت کو عملی جامہ پہنانے کیلئے علمی رہنمائی فراہم کرنا بالخصوص اردو زبان کے قارئین کو غور وفکر کی دعوت کے ساتھ مکالمہ کے لئے تیار کرنا ہے کتاب کے اہم مباحث یہ ہیں

کتاب کا تعارف

یہ کتاب ایک مقدمہ اور نو ابواب پر مشتمل ہے مقدمہ میں عہد حاضر کے حوالے سے سیرت طیبہ کی اہمیت، مکالمہ کی ضرورت ودائرہ بحث اور رکاوٹوں سے بحث کی گئی ہے۔

پہلا باب: پہلے باب میں تفصیلاً مکالمہ کی تعریف وتعارف، ضرورت واہمیت اور مکالمہ کے ۲۵ آداب وشرائط سیرت طیبہؐ کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔

دوسرا باب: دوسرے باب میں مکالمہ کے قرآنی نظائر پیش کئے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء اکرام نے کس طرح کیا اسوۂ انبیاء علیہم السلام کے بعد آپؐ کے مکالماتی نظائر پیش کئے گئے ہیں۔ اور مکالمہ کی دیگر صورتیں مثلاً وفود۔ خط وکتابت سفراء کے ذریعے پیغامات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے اور مکالمے کے اثرات کو بھی نمایاں کیا ہے۔

تیسرا باب: برصغیر میں مکالمے کی تاریخ پر مشتمل ہے اور ماضی کی کچھ شخصیات کا اس حوالے سے تعارف کرایا گیا ہے عہد حاضر کی اہم شخصیت ڈاکٹر ذاکر نائک ہیں لیکن ان کے ذاتی حالات دستیاب نہیں ہوسکے ہیں اسی طرح بعض دیگر شخصیات کے حالات کا بعد میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

چوتھا باب: مذہب کی تعریف وتعارف پر مشتمل ہے جسمیں ثابت کیا ہے مذہب انسانی زندگی کی ضرورت ہے اور مذہب مکالمہ کی بنیاد بن سکتا ہے اس کے ساتھ دیگر اہم مذاہب کا تعارف وجائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

پانچواں باب: مذاہب کے درمیان استعمال ہونے والے مشترکہ لفظ اللہ کی تحقیق پر مشتمل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے مذاہب کی بنیاد عقیدہ توحید پر تھی جو کہ بعد میں تبدیل ہوگئی۔

چھٹا باب: آپؐ کی سیرت طیبہؐ کے خاص پہلو سے منسلک ہے اس میں آپؐ کی دیگر انبیاء

سے مماثلث کو نمایاں کیا گیا ہے اور قاری کو آگاہ کیا گیا ہے کہ آپؐ جامع ومانع و آخری شخصیت ہیں جو اللہ کی طرف سے ساری انسانیت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ساتواں باب: عقیدہ توحید کی وضاحت پر مشتمل ہے کہ اہم مذاہب میں اللہ کا تصور اور عقیدہ توحید کے بارے میں کیا رائے ہے تاکہ باہم اتحاد اور مکالمہ کی بنیاد فراہم ہو سکے

آٹھواں باب: اس میں ان کوششوں اور کاوشوں کا ذکر ہے جو ہمارے پیغمبر نے دیگر مذاہب سے اتحاد کے خاطر کیں۔ اسی کے ساتھ اسلام کی جامع ومانع تعلیمات اور اس کی خوبیوں کو نمایاں کیا گیا ہے تاکہ غیر مسلم اس نکتہ پر غور وفکر کریں۔

نواں باب: یہ آخری باب ہے جس میں مذہبی اتحاد کی بنیادوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ مذہب نئے اور نئی کتاب کی ضرورت کیوں تھی؟ آخر میں تجاویز پیش کرنے کے بعد کتابیات کی فہرست منسلک کر دی گئی ہے۔

اس فکر کو عملی شکل دینے کیلئے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ کے زیر اہتمام ایک کانفرنس بعنوان

عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ

باہمی خدشات امکانات اور تصادم

اسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کے تناظر میں

اعلان کیا جا چکا ہے لیکن وسائل کی عدم دستیابی کے سبب پروگرام کی تاریخ متعین نہیں کی گئی ہے جیسے ہی کوئی صورت بنی ۲۰۰۷ء ہی میں کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کر دیا جائے گا